قرآن اور علم الجنین

☆ ڈاکٹر نثار محمد
☆ سلیم الرحمن

Quran and Embryology

We, the Muslims claim that Quran is a miraculous book. Right from the first day of its revelation it has been challenging its opponents. All those who are in doubt about it to be the word of Allah., have been challenged to produce even a single Surah (chapter) like this. But so far no body could accept this challenge. And it is the greatest miracle of Quran that it has over powered its opponents.

With the passage of time new aspects of Quranic miracles were discovered and factuality and righteousness of Quran was proven.

With the emergence of experimental and sensory sciences in 20 Century, Quran had to face a new challenge. But here too a new aspect of Quranic miracle was exposed, and that is "the scientific miracles of Quran"

Different aspects of Quranic miracles exposed in different periods. This research article will help those researchers who want to understand the miracles of the Holy Quran with special reference to Embryology. Muslim scholars have been written.

Different aspects of Quranic miracles exposed in different periods. This research article will help those researchers who want to understand the miracles of the Holy Quran with special reference to Embryology.

☆ چیئرمین ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج پشاور (چارٹرڈ یونیورسٹی)
☆ لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور (چارٹرڈ یونیورسٹی)

علم الجنین (EMBRYOLOGY):

یہ وہ علم ہے، جو رحم مادر میں بچے کی ابتدائی نشوونما (development) کے بارے میں بحث کرتا ہے۔رحم مادر میں مردانہ تولیدی خلیہ (sperm cell) اور بیضہ (ovum) کے ملنے سے جنین کے زندگی کی ابتدا ہوتی ہے۔

سپرم کا بیضہ میں داخل ہونے کے بعد اس کی جو نئی شکل وجود میں آجاتی ہے، اسے زائیگوٹ (zygote) کہتے ہیں، اور یہی زائیگوٹ مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد ایک مکمل انسان بن جاتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بچے کی پیدائش کو ایک اہم موضوع کے طور پر ذکر کیا ہے۔ اور اس اہم موضوع پر مختلف زاویوں سے روشنی ڈالی ہے۔ اور رحم مادر میں مرد کے تولیدی خلیوں (sperm cell) کے دخول اور اس کے بعد رحم میں بچے کی (development) کے مختلف مراحل اور دیگر اھم (Physiological changes) کا ذکر کیا ہے۔

اس مقالے میں قرآن کریم کی ان آیات کریمہ پر بحث کی جائے گی۔ جن کا تعلق مرد وعورت کے نطفوں کے ملاپ اور انکے بعد کی (Development) سے ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان آیات پر بحث کا آغاز کیا جائے۔ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ رحم مادر میں بچے کی پیدائش کی ابتدا اور پھر بچے کی (Development) کے متعلق علم الجنین کے عصر حاضر کے ماہرین (Embryologists) کے مشاھدات اور نظریوں کا ایک مختصر جائزہ لیا جائے۔ کیونکہ اس جائزے کے بعد ہی قرآن کریم کے مذکورہ (Statements) اور انکا جدید طبی معلومات کے ساتھ ہم آھنگی پر بحث کرنا ممکن ہو سکے گا۔

علم الجنین کے ماھرین کے مطابق تقریبا تمام جانداروں کی نسل کشی کے لیئے نر و مادہ کا ہونا ضروری ہے۔ نر و مادہ کے اس ملاپ کو عمل تخلیق کہتے ہیں۔ اور طبی اصطلاح میں اسے (Reproduciton) کہا جاتا ہے۔

اسی طرح رحم مادر میں بچے کی پیدائش کی ابتدا مرد کے سپرم (sperm) اور عورت کے بیضے (Ovum) کے ملنے سے ہوتی ہے۔ اس کو بار آوری (Fertilization) کا عمل کہا جاتا ہے۔ ایک بار آور بیضے (Fertilized ovum) کو طبی اصطلاح میں زائیگوٹ کا نام دیا گیا ہے۔

بار آوری (Fertilizaiton) کے بعد تخم ریزی (implantation) کا مرحلہ آتا

ہے۔ اور جب رحم مادر میں نطفۃ الامشاج (Implant) ہو جاتا ہے۔ تو پھر اسکے بعد اس جنین کی نشوونما (Develpment) شروع ہو جاتی ہے۔اور تقریباً 9 ماہ بعد بچے کی پیدائش ہو جاتی ہے۔

18 ویں صدی میں مائیکروسکوپ کی ایجاد سے قبل سائینسدانوں کا خیال تھا۔ کہ انسان مختلف مراحل میں نہیں بنتا۔ بلکہ مرد کے نطفہ میں ایک چھوٹا سا بنا بنایا انسان پہلے سے موجود ہوتا ہے۔

جبکہ ایک دوسرے گروہ نے عورت کے نطفے میں مکمل انسان کے موجود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اسی طرح ایک اور مکتبۂ فکر کا خیال تھا۔ کہ مردانہ یا زنانہ نطفہ میں آئیندہ پیدا ہونے والے لاکھوں انسان چھوٹے شکل میں موجود ہوتے ہیں۔ اور باری باری پیدا ہوتے ہیں۔ اس نظریئے کو ان کیسیمنٹ تھیوری (Encasement Theory) کا نام دیا گیا۔[۱]

اسکے مقابلے میں قرآن کریم نے انسان کی پیدائش میں مرد و عورت دونوں کے کردار کا ذکر کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى﴾[۲]

ترجمہ: اے لوگوں ہم نے تمہیں مرد و عورت (دونوں کے نطفہ) سے پیدا کیا۔

اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف نشان دہی کی گئی ہے۔ کہ مرد و عورت کے نطفوں (Sperm) اور بیضہ (Ovum) کے ملاپ سے تخلیق کے عمل کی ابتدا ہوتی ہے۔ جس زمانہ میں قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اس دور کے دقیانوسی روایات اور مروجہ علوم کے بموجب یہ دعویٰ ایک حیران کن انکشاف تھا۔ کہ انسان کی تخلیق میں مردانہ اور زنانہ دونوں نطفوں کا کردار ہوتا ہے۔ لیکن آج کے اس سائینسی دور میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ کہ قرآن کریم کا یہ دعوی حقیقت پر مبنی ہے۔

قرآن کریم نے صرف اس اہم سائنسی انکشاف پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس سے کچھ آگے جا کر تخلیق

انسانی کے کچھ اور اہم پہلوؤں کو بھی اُجاگر کیا۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿ یَخۡلُقُکُمۡ فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّھٰتِکُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِیۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ﴾(۳)

ترجمہ: وہ (اللہ) تمہیں تمہارے ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر تین اندھیروں میں بناتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

﴿مَّا لَکُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰہِ وَقَارًا ﴾(۴)

ترجمہ: تمہیں کیا ہو گیا۔ تم اللہ کی عظمت کا خیال نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی مدارج سے گزار کر بنایا۔

یہ آیات اس بات کی نشاندھی کرتی ہے۔ کہ رحم مادر میں بچے کی (Development) مختلف مراحل سے گزر کر ہوتی ہے۔ جدید علم الجنین کے علم کی رو سے ان آیات کی حقیقت پر مبنی ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی ہے۔

رحم مادر میں چونکہ ہر مرحلہ مخصوص خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ اس لیئے قرآن کریم نے ہر مرحلے کے لیئے اُسی کی مناسبت سے الگ الگ اصطلاحات مقرر کیں۔

درج ذیل آیات میں ان اصطلاحات کی نشاندھی کی گئی ہے۔

﴿ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَۃَ مُضۡغَۃً فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ٭ ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰہُ خَلۡقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ﴾(۵)

ترجمہ: پھر ہم نے اسے ایک بوند بنا کر ایک جمے ہوئے ٹھکانہ میں رکھا۔ پھر اس بوند سے جما ہوا خون بنایا۔ پھر اس جمے ہوئے خون سے گوشت کی بوٹی بنائی۔ پھر اس بوٹی سے ھڈیاں اور پھر ان ھڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر اسکو ایک نئی صورت میں اُٹھا کھڑا کیا۔ سو اللہ بڑی برکت والا سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

﴿یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّ غَیۡرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمۡ ؕ وَ نُقِرُّ فِی الۡاَرۡحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ

نُخرِجُكُمْ طِفلاً ثُمَّ لِتبلُغوا أشُدَّكُم﴾(٦)۔

ترجمہ: اے لوگوں اگر تمہیں دوبارہ زندہ ھونے میں شک ہے۔ تو ھم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر ایک قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی نقشہ بنی ہوئی اور بغیر نقشہ بنی ہوئی سے بنایا۔ تا کہ ہم تمہارے سامنے ظاھر کر دیں۔ اور رحم میں جسکو چاہتے ہیں ایک معین مدت تک رکھتے ہیں۔ پھر ہم تمہیں بچہ بنا کر باہر لاتے ہیں۔ پھر تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچ جاؤ۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعاً بَصِيراً﴾(٧)

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے بنایا ہم اسکو پلٹتے رہے۔ پھر ہم نے اسکو سننے والا اور دیکھنے والا بنا دیا۔

ان آیات میں قرآن کریم نے علم الاجنہ کے درج ذیل اصطلاحات کا ذکر کیا ہے۔

۱) نطفہ:

نطفہ کا اطلاق مرد و عورت دونوں کے نطفوں پر ہوتا ہے۔ عربی میں یہ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

(۱) نطفہ بمعنی ایک قطرہ کے:

حضرت ابوھریرہؓ کی روایت کردہ حدیث میں نبی کریمؐ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گرنے کے لیے تنطف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے(٨)۔ اسی طرح حضرت انسؓ کی روایت میں تنطف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔(٩) عربی میں پانی کے گرے ہوئے چند قطروں کے لیے نطف الماء کا جملہ استعمال ہوتا ہے۔(١٠)

(۲) پانی کی قلیل مقدار کے لیئے:

اکثر مفسرین قرآن نے نطفہ سے پانی کی قلیل مقدار مراد لیا ہے۔(١١) جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ کہ مردانہ نطفہ میں 50 کروڑ سپرم سلز (Sperm Cells) ہوتے ہیں۔(١٢) ان میں سے صرف ایک سپرم سل عورت کے بیضہ سے ملکر تخلیق کا عمل شروع کر دیتا ہے یعنی ایک نسبت پچاس کروڑ۔ لہذا ''نطفہ'' کا لفظ اس دورانیئے کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔

رحم مادر میں مردانہ نطفہ کی حفاظت اور قدرت کا عجیب کرشمہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کا انتظام جہاں ماں کے پیٹ سے باہر کیا ہے۔ وہاں رحم مادر میں بھی اس کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿اِن کُلُّ نَفسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ○ فَلْیَنظُرِ الْاِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ○ خُلِقَ مِن مَّاء دَافِقٍ ○ یَخْرُجُ مِن بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ﴾(۱۳)

ترجمہ: کوئی نفس ایسا نہیں جس پر کوئی نگہبان مقرر نہ ہو۔ پس انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پیٹ اور سینے کی ھڈیوں کے بیچ میں سے نکلتا ہے۔

رحم مادر میں نطفہ کے پہنچنے اور اس سے علقہ بننے کے درمیانی وقفہ میں قدرت کا عجیب کرشمہ دیکھنے میں آتا ہے۔

ہوتا یوں ہے کہ جب بھی انسانی جسم میں کوئی بیرونی چیز یا جراثیم وغیرہ داخل ہوں۔ تو وہ جسم خون میں ایسا مادہ چھوڑ دیتے ہیں۔ جنکو اینٹی جن (Antigen) کہتے ہیں۔ انٹی جن کے بنتے ھی بدن کا دفاعی نظام حرکت میں آجاتا ہے۔ اور اس انٹی جن کے خلاف انٹی باڈی (Antibody) بنا کر اس سے نبرد آزما ہوجاتا ہے۔ اور اسے ختم کردیتا ہے۔ یہ تمام کام جسم کا قدرتی دفاعی نظام (Immune defence system) کرتا ہے۔

اسی دفاعی نظام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم جب رحم مادر میں نطفہ کی حفاظت کے لیئے اللہ تعالیٰ کی وضع کردہ دفاعی نظام پر غور کرتے ہیں۔ تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور انسان اپنے رب کی ربوبیت کا قائل ہوجاتا ہے۔

بارآوری (fertilization) اور تخم ریزی (implantaion) کے بعد رحم کے اندر ایک نئے انسان کے بننے کی ابتدا ہوجاتی ہے۔

اس کے لیے نصف مواد (بیضہ) عورت کے جسم کا حصہ ہوتا ہے۔ جبکہ نصف مواد مردانہ نطفہ یعنی (سپرم سلز) کا تعلق بیرونی جسم (Foreign body) سے ہوتا ہے۔ اور بدن کے دفاعی نظام کا کام کسی بھی بیرونی عنصر کے لیئے انٹی باڈی بنا کر اسے فوری طور پر ختم کرنا ہوتا ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اتنے منظّم نظام کے ہوتے ہوئے بھی اس نطفہ مخلوطہ کے خلاف اینٹی باڈیز پیدا نہیں ہوتے۔ اور اسے بدن کے چوکیداروں سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا(۱۴)۔

عرصہ دراز تک کوئی اس گتھی کو سلجھا نہ سکا۔ کہ اتنے بہترین دفاعی نظام کے ہوتے ہوئے یہ فارن باڈی (Sperm Cell) کیسے زندہ وسلامت بچ جاتا ہے۔اور تخلیق کے عمل کی ابتدا کرتا ہے۔؟

جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ٹروفوبلاسٹ (☆) کا انگلیوں کی طرح اُبھار کو ماں کے جسم کے پروٹین سے پلستر (coated) کیا جاتا ہے۔اس پروٹین کو ٹرانسفرٹین (tranferritin) کہتے ہیں۔ یہ پروٹین کا پلستر ٹروفو بلاسٹ کے اُبھار کو اپنے اندر اس طرح چھپا لیتا ہے۔ کہ ماں کے بدن کا دفاعی نظام اس بلاسٹوس (blastocist) (☆☆) (مخلوط نطفہ) کو اپنا جزو بدن سمجھ بیٹھتا ہے۔ اور یوں اسکے خلاف اینٹی باڈی نہیں بنتا۔(۱۵)

ٹرانسفرٹین (Transferritin) کے علاوہ جنین کی حفاظت کے لیئے بلاکنگ انٹی باڈیز (blocking antibodies) بھی ہوتے ہیں۔ جو اس کو حملہ آوروں سے بچاتا ہے ٹروفوبلاسٹ (Trophoblast) بذات خود بھی ایک خاص قسم کا پروٹین خارج کرتا ہے۔جس کو ٹروفو بلاسٹ انٹی امیون انٹی جن (Trpophoblast Anti immune antigen) کہا جاتا ہے۔اس کو مختصراً (T.A.A) بھی لکھا جاتا ہے۔اس (T.A.A) کی وجہ سے بھی مستقبل کا جنین (Embryo) ماں کے جسم کے خودکار دفاعی نظام سے محفوظ رہتا ہے۔(۱۶)

یہ دفاعی نظام ہمیں قرآن کریم کی اس آیت کی طرف سے متوجہ کرتا ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

﴿لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّن بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهِ يَحۡفَظُونَهُ مِنۡ أَمۡرِ اللَّهِ﴾(۱۷)

ترجمہ: اسکی حفاظت کے لیے اسکے اگے اور پیچھے کچھ فرشتے ہیں۔اللہ کے حکم سے اسکی نگہبانی کرتے ہیں۔

جنین اور تین اندھیرے (ظلمت ثلاث):

قرآن کریم نے انسانی جنین کا رحم مادر میں پرورش کے دوران تین اندھیروں (ظلمات ثلاث) کا

☆ ٹروفوبلاسٹ: زائیگوٹ کے اردگرد بیضہ دان کے جو خلیئے ہوتے ہیں۔وہ تقسیم در تقسیم کے بعد اس زائیگوٹ کے گرد متعدد دائروں کی شکل میں جمع ہوجاتے ہیں۔ان خلیوں کو ٹروفوبلاسٹ کہا جاتا ہے۔

☆☆ بلاسٹوسٹ: زائیگوٹ کے اپنے خلیئے جب جفت تقسیم کے عمل سے گزرتے ہیں اور انکی تعداد دو سے چار، چار سے آٹھ ہوجاتی ہے۔تو اس کو مرولہ کہتے ہیں۔ بعد میں اس مرولہ کے سلز کے بیچ میں خالی جگہ بن جاتی ہیں۔جس میں پانی ہوتا ہے۔اس دوران اس کو بلاسٹوسٹ کہا جاتا ہے۔

بطور خاص ذکر کیا ہے۔ جو کہ سورۃ الزمر کی آیت نمبر 6 میں مذکور ہے۔
قرن اول کے تقریباً تمام مفسرین ظلمات ثلاث سے درج ذیل تین معنی مراد لیتے ہیں۔

۱۔ ظلمۃ البطن (پیٹ کا اندھیرا)

۲۔ ظلمۃ الرحم (رحم کا اندھیرا)

۳۔ ظلمۃ المشیمہ (آنول کا اندھیرا)

ابن عباسؓ، مجاہدؒ، قتادہ، عکرمہ اور ضحاکؒ نے درج بالا تین معنی مراد لیئے ہیں۔[۱۸]

19 ویں صدی میں جدید طبی تحقیقات نے قرآن کریم کے اعجاز کا ایک نیا باب کھول دیا۔ علم الأجنۃ کے ماہرین کے مطابق رحم مادر میں بننے والا جنین تین پردوں (Layers) میں بنتا ہے۔ جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ انڈو ڈرم (Endo derm) مشتقات الطبقۃ الداخلیہ

۲۔ میزو ڈرم (Meso derm) مشتقات الطبقۃ المتوسطہ

۳۔ ایکٹو ڈرم (Ecto derm) مشتقات الطبقۃ الخارجیہ

علم الأجنۃ کی اصطلاح میں مجموعی طور پر ان تین پردوں کو امبر یونک ڈسک (Embryoni Disc) کہا جاتا ہے۔ اور عام طور پر ان تین تخلیقی پردوں کو (Three germinal layers) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔[۱۹]

۲) علقہ: علقہ کا مادہ ع ل ق (علق) ہے اور لغت میں یہ درج ذیل معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

علقۃ: ۱۔ بمعنی گاڑنا / پھنسانا جیسے / علقت ظفری بالشیء انشبتہ میں نے اپنے ناخن کسی چیز میں پھنسا دیئے یعنی گاڑ دیئے۔

علقۃ: ۲۔ لٹکنے، لٹکانے اور اٹک جانے میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے (علقت الشیء بالشیء فتعلق) میں نے ایک چیز کو دوسری سے لٹکا دیا پس وہ لٹک گیا۔ گر جانے یا پھنس جانے کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے (علق الوحش بالحبالۃ) اس کا مصدر علوق جو تعلق کے معنی میں آتا ہے فتعلق جانور جال میں گھس کر پھنس گیا۔

۳۔ کانٹوں کا کپڑے میں گھس جانا۔ علق الشوک بالثوب / حملت

۴۔ علق بمعنی:۔ گاڑھا خون اور اس کے کچھ حصے / ٹکڑے کو علقۃ کہتے ہیں۔ علقۃ بمعنی جونک کے بھی ہے جو خون چوستی ہے۔ خاص کر جب جانور کسی جوہڑ میں پانی پیتے ہیں۔ تو یہ منہ میں جا کر حلق کے ساتھ چمٹ جاتی ہیں۔[۲۰]

مردانہ اور زنانہ نطفوں کے ملاپ کے بعد یہ مخلوط نطفہ رحم مادر میں اُتر کر اسکی دیوار کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ اس دوران اس بارآور بیضہ کی شکل جونک کی طرح بن جاتی ہے۔ علقہ کی اصطلاح، نطفے کا رحم کے ساتھ چمٹنا اور جونک کی شکل اختیار کرنے کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔ حمل ٹھہرنے کے بعد 24 تا 25 دنوں تک جنین علقہ کے مرحلہ میں داخل ہوجاتا ہے۔

۳) مضغہ:۔ اس لفظ کے تین معنی ہیں (ا) کوئی چیز جو دانتوں سے چبائی جائے
(۲) گوشت کا ٹکڑا جو چبایا جاسکے (۳) معمولی اور چھوٹے کام [۲۱]

اس مرحلے پر رحم مادر میں جنین کی شکل ایسی نظر آتی ہے۔ جیسے کسی نرم چیز کو دانتوں سے چبایا گیا ہو اور اس پر دانتوں کے نشانات پڑ جائیں۔ اس مرحلے پر انسانی اعضاء کے نقش اُبھر آتے ہیں۔ چونکہ یہ بہت اہم مرحلہ ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن کریم نے اسکو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مضغہ مخلقہ وغیرہ مخلقۃ۔ رحم مادر میں وہ جنین جس پر انسانی اعضاء کے نقش و نگار بن چکے ہوں وہ مخلقہ کہلاتا ہے اور جس جنین پر بھی اعضاء کے اُبھار نہیں بنے ہو۔ وہ غیر مخلقہ ہوتا ہے۔ اس دوران ریڑھ کی ہڈی کی تعمیر ہوتی ہے۔ طبی اصطلاح میں اس کو (Somite stage) کہا جاتا ہے۔ [۲۲]

۴) مرحلۃ العظام (Skeletal System):

مضغہ کے بعد ہڈیوں کی بناوٹ کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ مرحلہ حمل کے بعد چالیسویں دن تک کے دورانیئے پر محیط ہوتا ہے۔ ابتدا میں ہڈیوں کے ڈھانچے کے صرف اُبھار نظر آتے ہیں پھر اس میں کسری ہڈی (Cartilage) بننا شروع ہوجاتا ہے۔ جو بعد میں آہستہ آہستہ پختہ ہڈیوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ [۲۳]

۵) الکسآء باللحم (Muscular System):

ہڈیوں کی بناوٹ کے ساتھ ساتھ ان کسری ہڈیوں پر گوشت بننا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ عمل تقریباً 40 تا 45 دنوں میں مکمل ہو جاتا ہے(☆)۔ اسکے بعد جنین (Embryo) انسانی شکل سے مشابہت پیدا کر

☆ انسانی تخلیق کے حوالے سے مختلف احادیث میں 45-40 دنوں/راتوں کا ذکر ملتا ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

صحیح مسلم کتاب القدر میں عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ اذامر بالنطفة ثنتان واربعون لیلة ۔۔۔ یہی حدیث شریف االفاظ کے ردوبدل کے ساتھ حضرت حذیفہؓ کی روایت سے مسند احمد 4:7 میں بھی مذکور ہے۔ جسکے الفاظ ہیں۔ یدخل الملائکه۔ علی النطفة بعد ما تستقر فی الرحم باربعین او خمسة واربعین لیلة ۔۔۔۔۔ گویا نطفہ پر جب 45-40 راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو اسکے بعد فرشتہ اس نطفے کو صورت دیدیتا ہے۔ لیکن ایک اور حدیث میں بحیثیت مجموعی 42-40 دنوں میں تکمیل کی رائے سے اختلاف نظر آتا ہے یہ حدیث صحیح مسلم کتاب القدر باب کیفیة خلق الادمی فی بطن امه اور الفاظ کے معمولی ردوبدل کے ساتھ صحیح بخاری کتاب القدر میں عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت سے ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ ان احدکم یجمع خلقه فی بطن امه اربعین یوما ثم یکون فی ذالك علقه مثل ذالك ثم یکون فی ذالك مضغة ثم یرسل الله الملك ۔۔۔۔۔ اس حدیث میں ثم یکون فی ذالک اور مثل ذالک قابل توجہ ہیں۔ ڈاکٹر محمد علی البار نے اپنی کتاب خلق الانسان بین الطب والقرآن میں امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن قیم اور امام ابن رجب حنبلی کا ان احادیث کے بارے میں آراء کو ذکر کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ بار آوری کے بعد پہلے 40 دنوں میں نطفہ کے لئے تمام مواد جمع کئے جاتے ہیں۔ اور یہ "جمع الخلق" ہے۔ پھر دوسرے 40 دنوں میں اس سے علقہ بن جاتا ہے۔ اور پھر تیسرے 40 دنوں میں وہ جنین مضغہ کے مرحلہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ گویا کل 120 دنوں میں نطفہ سے مضغہ تک کے مراحل مکمل ہو جاتے ہیں۔ اور 120 ویں دن یا اس کے فوراً بعد اس جنین میں روح پھونکی جاتی ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ قرآن کریم نے نطفہ علقہ مضغہ عظام اور لحم کے تمام مراحل کے درمیان "فا" کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ ایک مرحلے کے اختتام اور دوسرے کے فی الفور ابتدا کی نشان دہی کرتی ہے۔ گویا یہ تمام مراحل آپس میں ایسے جڑے ہوتے ہیں۔ کہ انکا ادراک آسانی سے نہیں کیا جا سکتا۔ جبکہ لحم کے بعد "ثم" استعمال کیا گیا ہے۔ اور عربی میں ثم "تراخی" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں ثم استعمال کرنے سے اس بات کی نشان دہی ہوتی ہے کہ ایک غیر ذی روح جماد میں روح ڈالنے کے لیئے قیاس عقل میں کچھ مدت درکار ہوتی ہے۔ اس لیے ابتدائی مدارج کے برعکس یہاں "فا" کے بجائے "ثم" استعمال کیا گیا۔ مزید تفصیل کے لیئے دیکھئے ڈاکٹر محمد علی کی کتاب خلق الانسان بین الطب والقرآن دار السعودیہ جدہ عبدالمجید عزیز الزندانی کی کتاب توحید الخالق مکتبۂ طیبۃ مدینۃ منورہ۔

دوکتور عبدالحمید دیاب واحمد قدقوز کی کتاب "مع الطب فی القرآن" ڈاکٹر شفیق عبدالملک کی کتاب "علم تکوین الجنین" ڈاکٹر محمد وصفی کی کتاب "القرآن والطب" مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔ (مقالہ نگار)

لیتی ہے۔آٹھویں ہفتے کے بعد اس کو طب کی زبان میں فیٹس (Fetus) کہا جاتا ہے[۲۴]۔

۶) نشأ کا مرحلہ (Fetal Period):

یہ مرحلہ 12 ویں ہفتے کے اختتام پر شروع ہوتا ہے۔ جب رحم مادر میں بچے (Fetus) کے تمام اعضاء مکمل ہو جاتے ہیں۔ اور اب یہ ایک مکمل انسانی شکل اپنا لیتا ہے۔ اسی مرحلے پر اللہ تعالیٰ انسانی جنین کو باقی حیوانات کے جنین سے ممتاز کر دیتا ہے۔ اس مرحلے پر بچہ رحم مادر میں حرکت شروع کر دیتا ہے۔ جس کو طبی اصطلاح میں کوئیکننگ (Quickening) کہا جاتا ہے۔[۲۵]

رحم (Uterus):

قرآن کریم نے رحم مادر کے لیئے رحم کے علاوہ قرار مکین کے الفاظ بھی استعمال کیئے ہیں جو نہایت ہی جامع اور انسان کے شایان شان ہیں۔

ارشاد ربانی ہے۔

﴿ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاء مَّهِينٍ ۝ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴾[۲۶]

ترجمہ: کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا پھر اس کو ایک جمے ہونے ٹھکانے میں رکھا۔

درج بالا آیت میں رحم کے لیے دو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

(۱) قرار (۲) مکین

۱) قرار: لغت میں قرار کا لفظ قر سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے دو معنی ہیں۔

ا۔ پانی کا کسی جگہ جمع ہونا یا ٹھہرنا۔

ب۔ کسی چیز یا شخص کا کسی جگہ اطمینان سے متمکن ہونا یا رھنا۔[۲۷]

عورت کے بدن میں جس جگہ نطفۃ الامشاج قرار پا کر پیدا ہونے والے ایک نئے انسان کی ابتدا کرتا ہے۔ قرآن کریم نے اس کے لیے قرار کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

ـــ اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کو انسانی نطفے کے لیئے ایک محفوظ ترین مقام قرار دیا ہے۔ باوجود یکہ مردانہ نطفہ ایک بیرونی عنصر ہوتا ہے۔ اور عام طور پر جسم کسی بھی بیرونی عنصر کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ لیکن کسی بھی بیرونی عنصر کے لیے اتنا حساس ہونے کے باوجود وھاں پر نطفہ کا قرار پانا اور اس سے نطفہ کا مزید ترقی پانا اللہ

رب العالمین کے شان خلاقیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔اور مقام حیرت ہے۔کہ نطفہ اپنی بقاکے لیے اسی حساس جسم (رحم) سے اپنے لیئے خوراک بھی حاصل کرتا رہتا ہے۔

رحم کے عضلات (Muscles) اور رباط الرحم (Ligaments of uterus) اس مخلوط نطفے (Fertilized ovum) کی اور بعد میں اس سے بننے والے جنین کو مکمل تحفظ فراہم کرتے ہیں۔اسکے علاوہ رحم کے اندر کا پانی (Amniotic fluid) رحم کے اندر کا پردہ امنیوٹک ممبرین (Amniotic membrane) آنول (Placenta) رحم کے اپنے پٹھوں کی تہیں (Muscular layers) اور پیٹ کی موٹی تہہ نطفہ اور اس سے بننے والے جنین کو مکمل طور پر اندر اور باھر کے خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔(۲۸) اس لیئے قرار کی اصطلاح رحم مادر کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔

(۲) مکین:

مکین کا مادہ ''م ک ن'' (مکن) سے ماخوذ ہے۔اور اس کے معنی ہے۔محفوظ اور قابل احترام جگہ یا ٹھکانا۔(۲۹)

اس سے مراد ایک ایسا مضبوط ،مستحکم اور جما ہوا ٹھکانا ہے۔جو نا قابل انتقال ہو۔جس طرح کوئی مکان ایک خاص جگہ پر مستحکم اور جما ہوا ہوتا ہے۔یا ایک شخص کسی خاص جگہ پر مستقل سکونت اختیار کرے۔تو وہ شخص اس مکان کا مکین بن جاتا ہے۔اور جس طرح مکان میں کوئی بیرونی شخص داخل نہیں ہوسکتا۔اسی طرح رحم مادر میں بھی نطفہ کے علاوہ کوئی اور بیرونی چیز داخل نہیں ہوسکتی اور نہ ھی یہ رحم کسی بیرونی عنصر کو اپنے اندر داخل ہونے دیتی ہے۔گویا مکین سے مراد

مانع من الاشیآء المفسدۃ۔(۳۰)

ترجمہ: یعنی نقصان دہ چیز کو روکنے والی چیز ہے۔

مکین کا لفظ ماں کے جسم اور رحم کے تعلق کی نشان دھی بھی کرتا ہے۔اور اکثر مفسرین قرآن نے مکین کے لفظ سے یہی معنی مراد لیئے ہیں (۳۱)۔

رحم (Uterus) جسم کے وسط میں (true pelvis) کے بالکل مرکز میں واقع ہے۔جس کے اردگرد مضبوط ھڈیاں پٹھے اور رباطین ہوتی ہیں (۳۲)۔اس لحاظ سے رحم کے لیئے قرآن کریم کی استعمال کردہ اصطلاح قرار مکین نہایت موزوں ہے۔کیونکہ قرار مکین'' اور رحم'' کے درمیان بہت معنوی مماثلت پائی جاتی ہے۔

علم الاجنة کی روشنی میں رحم کے لیے قرار مکین ایک ایسی جامع اصطلاح ہے۔ جو اپنے اندر معلوم حقائق کو بھی احاطہ کیئے ہوئے ہیں اور ان حقائق کو بھی جو ابھی معلوم نہیں ہوئے ہیں۔ اور بعد میں کہیں جا کر سینکڑوں سال بعد معلوم ہونگے۔ ان دونوں الفاظ کی جامعیت کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دنیا کی کسی بھی زبان میں ان الفاظ کا کوئی ایسا جامع ترجمہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس میں نطفة کا رحم میں قرار پانے اور بعد کے معلومات سموئے ہوئے ہوں (۳۳)۔

مقالے کے اختتام سے پہلے میں پروفیسر ڈاکٹر کیتھ۔ ایل مور Prof. Dr. Keith. L. Moore (جو کہ کینڈا کے ٹورنٹو میڈیکل یونیورسٹی کے (Anatomy department) کے چیئرمین ہیں) کے اس اقتباس پر کا ذکر کرنا مناسب ہوگا۔ جو انہوں نے اپنی کتاب The developing human کے دیباچہ میں لکھا ہے۔

"At first i was astonished by the accuracy of the statement that were recorded inthe 7th century A.D., before the Science of embryology was established. Al though I was aware of the glorious history of Muslim scientists in the 10th century A.D and of some of their contributions to medicine, I know nothing about the religious facts and belief containd in the Quran and Sunnah" (۳۴)

خاتمہ (Conclusion)

علم الجنین کے ماہرین کی آراء اور قرآن کریم کی مستند تفاسیر کی روشنی میں ہم نے جس موضوع پر گفتگو کی اس کے کچھ اہم نتائج درجہ ذیل سطور میں پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) قرآن مجید تخلیق انسانی کو موضوع بنا کر مختلف اطوار اور ادوار سے گزر کر انسان کی توجہ خالق کائنات کی موجودیت کی طرف دلاتا ہے علم الجنین کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ تخلیق انسانی میں مرد وزن کے خلیوں کا اہم کردار ہے لیکن یہ بات اب بھی توجہ طلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد وزن کے ملاپ کے بغیر بھی انسانی تخلیق فرمائی ہے جیسا کہ آدمؑ اور عیسٰیؑ کی تخلیق۔

(۲) جس طرح نزول قرآن کے وقت اور یا اس سے قبل کے مفروضے اور نظریات غلط ثابت ہوئے اس طرح آج وہی مفروضے اور نظریات بھی غلط ثابت ہوں گے۔ جو قرآنی آیات سے متصادم ہیں۔

(۳) قرآن کریم نے جن اصطلاحات کا ذکر کیا ہے ان سے زیادہ مناسب اور دقیق کوئی اور اصطلاح علم

الجنین کے ماہرین کو نہیں مل سکے گی۔

(۴) علم الجنین کے انکشافات اور تخلیق انسان کے کچھ مراحل سے پردہ اٹھانے سے اعجاز قرآن پر کوئی قد غن نہیں آئی ہے۔ کیونکہ علم الجنین انسانی کاوش ہے اور قرآن کریم خالق کائنات کا ایک زندہ جاوید پیغام ہے۔

حوالہ جات

۱۔ دیکھئے: Foundation of embryology, Bradly M. Pattan, Mc Graw Hill Book Co, London P.3-7.

۲۔ الحجرات ۴۹:۱۳

۳۔ الزمر ۳۹:۶

۴۔ نوح ۷۱:۱۶

۵۔ المؤمنون ۲۳:۱۳-۱۴

۶۔ الحج ۲۲:۵

۷۔ الدھر ۷۶:۲

۸۔ فتح الباری شرح صحیح البخاری، علی بن محمد ابن حجر عسقلانی الشافعی دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۹۸۸، ج۲، ص ۱۲۱

۹۔ مسند احمد جلد 3 ص:۱۶۶، دار الفکر بیروت۔

۱۰۔ (ا) لسان العرب، علامہ ابن منظور، نشر ادب الحوزہ قم ایران ۱۴۰۵ھ زیر لفظ ''نطف''

(ب) جمہرۃ اللغۃ ابن درید، مجلس دائرۃ المعارف الاسلامیہ حیدر آباد دکن زیر لفظ ''نطف''

۱۱۔ (i) تفسیر القرطبی (الجامع لاحکام القرآن) ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی ۶۷۱ھ مطبعہ دار الکتب المصریہ قاہرہ ۱۹۵۳ء ج ۱۲، ص ۶

(ii) فتح القدیر، محمد بن علی بن محمد الشوکانی دار احیاء التراث العربی بیروت ج ۳، ص ۴۳۶

(iii) روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم، شہاب الدین محمود آلوسی ۱۲۷۰ھ دار الفکر بیروت، ج ۱۷، ص ۱۱۶۔

۱۲۔ دیکھئے حوالہ نمبر ا۔

۱۳۔ قرآن کریم الطارق ۸۶:۵

۱۴۔ دیکھئے: n Introduction to Embrology B.I. Bailansky, Hott sounders New York, 1981 p: 65

۱۵۔ ایضاً ص:34,409

۱۶۔ دیکھئے: Human development as revealed in the Holy Quran, Dr. M. Ali Albar, Saudi publishing and distributing house Jeddah, 1986 p: 65-7

۱۷۔ قرآن کریم الرعد 11:13

۱۸۔ تفسیر کبیر ۲۶:۲۴۵، تفسیر القرطبی ۱۵:۲۳۶، تفسیر الجواہر (طنطاوی) ۹:۱۵۳

۱۹۔ Medical Embryology, Jan longman, the Wiliams and Wilklns Co, USA 1975, PP: 38 - 40

۲۰۔ (i) المصباح المنیر غریب اشرح الکبیر ابو العباس احمد بن محمد بن علی الفیومی المقرین طبع ۱۹۸۲، بیروت۔ زیر لفظ علقہ
(ii) الصحاح (تاج اللغۃ وصحاح العربیہ) اسماعیل بن حماد الجوھری طبع ۱۹۸۲، بیروت۔۔ زیر لفظ علقہ
(iii) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۰۔

۲۱۔ معجم مقاییس اللغۃ ابی الحسین احمد بن فارس بن ذکریا (۳۹۵ھ) شارع ارم مکتبہ اسلامی تہران ۱۴۰۲ھ زیر لفظ ''مضغ''

۲۲۔ دیکھئے: An introduciton to embryology, B.I. Bailansky, Hott sounders New york 1981, PP- 34, 409

۲۳۔ دیکھئے: i) Embroyogenesis and the human development in the first 40 days, Joe legh, simpson / A. Majeed Zindani a research paper presented in the first internaitonal conference held at Islam Abad 1987, p:2
ii) The miraculous aspects of Quranic erms, Dr. T.V.N persud / Sh. A.M.Zindani / M. Ahmad A research paper presented in the first internaitonal confernece held

at Islamabad (1987) pp.16-18

۲۴۔ دیکھئے: The developing human, Keith. L Moore, W. B saunders co, London: 1983, pp: 70 - 80.

۲۵۔ دیکھئے: Review of Medical embryology, ben Pansky, Mac Millan Publishing Co. Inc, New york 1982, p:70

۲۶۔ قرآن کریم المرسلات 20-21:77

۲۷۔ تاج العروس من جواہر القاموس، سید محمد مرتضیٰ الزبیدی (۱۳۰۵ھ) دارالفکر بیروت لبنان زیر لفظ "قرر"
لسان العرب زیر لفظ "قرر"۔

۲۸۔ دیکھئے: Description of the first stage of Human development Keith. L. Moore / A. M. Zindani Aresearch paper presented in the 1st internation conference held in Islamabad 1987. pp: 5-6.

۲۹۔ دیکھئے: حوالہ نمبر ۱۰، وحوالہ نمبر ۲۱

۳۰۔ نظم الدرر فی تناسب الایات والسور برھان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی (۸۵۵ھ) دارالکتاب الاسلامی قاہرہ ۱۹۹۲ء ج ۱۳، ص ۱۱۵

۳۱۔ (i) تفسیر کبیر، امام الفخر الرازی دارالکتاب الاسلامی قاہرہ، مصر ج ۳۰، ص ۲۷۳
(ii) تفسیر روح المعانی، شہاب الدین آلوسی دارالفکر بیروت (۱۲۷۰ھ) ج ۱۰، ص ۱۳۔
(iii) تفسیر ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابن کثیر الدمشقی (۷۷۴ھ) مطبعہ دارلکتب المصریہ قاہرہ ج ۱، ص ۲۴۰

۳۲۔ دیکھئے: I) The cyclopeadia of Medicine and surgery W.B. Saunders Co London, 1980, under the heading of "UTERUS"

۳۳۔ بائبل قرآن اور سائینس ڈاکٹر موریس بوکائے، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ص ۲۵۷

۳۴۔ دیکھیے دیباچہ حوالہ نمبر ۲۴